کتاب : اعتکاف کا طریقہ

مصنف : **مولانا غیاث احمد رشادی**

صفحات : ۳۵

تعداد اشاعت : ایک ہزار

کمپیوٹر کمپوزنگ : مکتبہ سبیل الفلاح ، نزد یونیک ہائی اسکول،

قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد- فون:30909889

ناشر : مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ-۶۷۵

نزد یونیک ہائی اسکول، واحدنگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد-انڈیا-

ای-میل:maktabasabeelulfalah@yahoo.com

قیمت : دس روپئے Rs.10/-

ملنے کے پتے

۱ مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ نمبر-۶۷۵،

نزد یونیک ہائی اسکول، واحدنگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد-فون:30909889

۲ ہندوستان پیپر ایمپوریم مچھلی کمان، حیدرآباد-

۳ حسامی بک ڈپو، مچھلی کمان، حیدرآباد-

۴ الاوراق پبلیشرز، کرما گوڑہ، حیدرآبادو

۵ کلاسیکل آٹوموٹیو، 324 C.M.H. Road، اندرانگر، بنگلور-

۶ ھدیٰ ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی روڈ، حیدرآباد-

۷ کمرشیل بک ڈپو، چارمینار، حیدرآباد-

وجہ تالیف

تمام تعریف اس اللہ کیلئے جس نے ہم مسلمانوں کو سیدالشہور (مہینوں کا سردار) ماہ رمضان عطافرمایا جس میں کمزور سے کمزورتر ایمان رکھنے والا بھی جاگ جاتا ہے اور کسی قدر عبادت کرلیتا ہے‘ شاید ہی کوئی مسلمان ہو جس پر سے ماہ رمضان گزرتا ہو اور اس کے دل میں اس کا احترام نہ جاگتا ہو‘ ہر مسلمان کسی نہ کسی عمل کے ذریعہ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت اس ماہ مبارک میں پیش کرتا ہے۔

اس مہینہ میں جہاں دن بھر بھوک و پیاس برداشت کرتے ہوئے روزہ رکھا جاتا ہے اور رات میں لمبی لمبی رکعتیں کلام اللہ کو پڑھتے اور سنتے ہوئے ادا کی جاتی ہیں‘ زکواۃ‘ صدقات وخیرات کے سخی وفیاض ہاتھ ہرطرف محتاجوں‘ تنگدستوں کی طرف بڑھتے ہوئے نظرآتے ہیں‘ تلاوت ذکرواذکار کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ باہمی بھائی چارگی‘ ہمدردی‘ غمخواری کا سلسلہ مہینہ بھر چلتا رہتا ہے‘ روزہ داروں کو افطار کراتے ہوئے اجر وثواب حاصل کرنے میں ہرایک سبقت کررہا ہوتا ہے طاق راتوں کی نیند قربان کی جاتی ہیں‘ کوئی میٹھی نیند کو قربان کرتے ہوئے اللہ کے حکم کو پورا کرنے کیلئے سحری کیلئے اٹھ رہا ہے‘ بہرحال ہرطرف نیکیوں کا بازار گرم ہے۔

رمضان المبارک کے ان اعمال میں ایک خاص عمل یہ بھی ہوتا ہے جس کو اعتکاف کہتے ہیں۔

اعتکاف بھی چونکہ ایک باقاعدہ مستقل عمل ہے اور آپؐ نے اپنی زندگی میں اس کا بطور خاص اہتمام فرمایا ہے اس لئے اس سلسلہ میں مستقل ایک کتاب لکھنے کا داعیہ دل میں پیدا ہوا۔

رمضان المبارک سے قبل جناب خالد بن مبارک صاحب عنبر پیٹ حیدرآباد نے مجھ سے وعدہ لیا کہ میں رمضان میں اعتکاف کے فضائل ومسائل پر مستقل ایک کتاب تحریر

کروں چنانچہ زکواۃ سے متعلق مختصر کتاب کی تحریر کے بعد اعتکاف سے متعلق کام شروع کررہا ہوں۔

اس سلسلہ میں قارئین کے ذہن میں یہ بات رہے کہ یہ میری کوئی باقاعدہ تصنیف نہیں ہے، احادیث کی روشنی میں فضائل اور فقہ کی روشنی میں مسائل وفتاوی مختلف فقہی کتابوں سے تلاش کرکے اس انداز سے میں نے جمع کردیئے ہیں تاکہ قارئین کوسہولت ہوجائے اوراعتکاف سے متعلق بنیادی مسائل سے وہ آگاہ ہوجائیں۔

اللہ تعالی ہمارے اسلاف کی قبروں کونور سے بھردے جنہوں نے بڑی کاوشوں اورمحنتوں سے مسائل کوجمع کیا ہے۔اللہ تعالی اس چھوٹی سی محنت کوبھی قبول فرمالے۔آمین۔

غیاث احمدرشادی

بیت اللہ کی تعمیر کا مقصد طواف' اعتکاف اور نماز

وعهدنا الی ابراهیم واسماعیل ان طهرابیتی للطائفین والعکفین و الرکع السجود‹١٢٥ البقره› اورحکم کیا ہم نے ابراہیم اوراسماعیل کو کہ پاک رکھومیرے گھر کوطواف کرنے والوں کے واسطے اوراعتکاف کرنے والوں کیلئے اور رکوع اورسجدہ کرنے والوں کیلئے۔

یہ حکم اس وقت کا ہے جب کہ حضرت اسمعیلؑ جوان ہو چکے تھے'اس وقت دونوں کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا۔صحیح بخاری کی روایت میں ہیکہ ایک روز حضرت ابراہیمؑ حسب عادت حضرت اسمعیلؑ کی ملاقات کیلئے مکہ مکرمہ پہنچے' تو دیکھا کہ اسمعیلؑ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تیر بنارہے ہیں' والد ماجد کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے' ملاقات کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالی نے ایک کام کا حکم دیا ہے' کیا تم اس میں میری مدد کروگے؟ لائق فرزند نے عرض کیا کہ بسروچشم کروں گا' اس پرحضرت ابراہیمؑ نے اس ٹیلہ کی طرف اشارہ کیا جہاں بیت اللہ تھا' کہ مجھے اس کی تعمیر کا حکم ہوا ہے' بیت اللہ کے حدوداربعہ حق تعالی نے حضرت ابراہیمؑ کو بتلا دیئے تھے' دونوں باپ بیٹے اس کام میں لگے تو بیت اللہ کی قدیم بنیادیں نکل آئیں' انہی پر دونوں نے تعمیر شروع کردی۔

جب بیت اللہ کی تعمیر مکمل ہوگئی تو اللہ تعالی نے حضرت ابراہیمؑ واسماعیلؑ دونوں کو یہ حکم دیا کہ کعبۃ اللہ کو ظاہری نجاستوں اور گندگیوں سے بھی پاک کردیں اور حقیقی نجاستوں یعنی بتوں وغیرہ سے بھی پاک کردیں۔

اس آیت میں کعبۃ اللہ کو پاک وصاف رکھنے کا حکم طواف کرنے والوں' اعتکاف کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کیلئے دیا گیا۔اس سے اعتکاف کی فضیلت واہمیت بھی محسوس ہوتی ہے اور یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ بیت اللہ کی تعمیر کے مقاصد میں جہاں طواف اورنماز داخل ہے وہیں اعتکاف بھی شامل ہے۔

اعتکاف کے معنی کیا ہیں

لغت میں اعتکاف کے معنی ٹھہرنے اور کسی جگہ بند ہو جانے کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں رمضان کے آخری دس دنوں میں یا دوسرے دنوں میں اپنے سارے دنیوی کام کاج تجارت، ملازمت کو چھوڑ چھاڑ کر، اور اپنے بیوی بچوں سے بالکل الگ ہو کر مرد کا مسجد میں اور عورت کا گھر کے کسی گوشہ اور کونے میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

اعتکاف کرنے والے کو معتکف کہتے ہیں اور جہاں اعتکاف کیا جاتا ہے اس کو معتکَف کہتے ہیں، قرآن مجید میں اعتکاف کرنے والے کو عاکف کہا گیا ہے، چنانچہ قرآن میں ہے **ولاتباشروھن وانتم عکفون فی المسجد** ۔اس آیت کے بارے میں ہم آگے تفصیل بتائیں گے۔

اعتکاف کا طریقہ کیا ہے؟

اعتکاف کا سیدھا سادھا طریقہ یہ ہے کہ آدمی مسجد کے کسی کونے میں اپنے لئے ایک جگہ خاص کرلے اور ایک پردہ باندھ کر ایک کمرے کی شکل دیدے اور اس میں دس دن تک رہے یعنی ۲۰/رمضان کی مغرب سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے اور شوال کے چاند کیمستند اطلاع پا کر اپنا اعتکاف پورا کرے جب مسجد کے کسی کونے میں اپنے لئے پردہ باندھ لے تو اس طرح باندھے کہ جب جماعت کھڑی ہو تو سہولت سے پردہ اٹھا سکیں، اور صف بنانے میں دشواری نہ ہو، ایک بات یہ بھی ذہن میں رہے کہ پردہ باندھنا فرض یا واجب نہیں ہے بغیر پردہ باندھے ہوئے بھی اپنے لئے کوئی جگہ خالص کرلی جاسکتی ہے۔پردہ باندھنے کا مقصد عبادتوں میں یکسوئی پیدا کرنا اور اپنے سونے بیٹھنیکو ہر شخص کی نظر سے بچانا ہوتا ہے۔

حضورؐ سے بھی پردہ لگانے کا ثبوت موجود ہیکہ آپؐ نے چٹائی سے گھیر کر ایک

حجرہ (کمرہ) سا بنالیا تھا۔

معتکف کو چاہیے کہ جس جگہ کو وہ مخصوص کرلے جہاں تک ہوسکے اسی جگہ کو سنت ونفل نماز کی ادائیگی، ذکر وتلاوت، سحری وافطار، سونے اور بیٹھنے کی جگہ بنالے ہاں اگر کوئی عذر یا دشواری ہوتو مسجد کے اندر جہاں چاہے اٹھ بیٹھ سکتا ہے، جس جگہ کو اس شخص نے مخصوص بنالیا ہے اسکا معتکف اگرچہ کہ وہی جگہ ہے لیکن وہ جہاں چاہے مسجد کے اندر بیٹھ سکتا ہے کہ اس سے اپنے ساتھیوں یا مصلیوں کو کسی قسم کی کوئی جسمانی یا ذہنی اذیت اور تکلیف نہ ہو لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ کسی دوسرے شخص نے جس جگہ کو مخصوص کرلیا ہے اس جگہ اس کی رضامندی کے بغیر نہ بیٹھے اس سے اس شخص کی یکسوئی اور آرام میں خلل ہوسکتا ہے، معتکف کو چاہیے کہ وہ اس بات کا پورا پورا لحاظ رکھے۔

عورتوں کے اعتکاف کا طریقہ

ازواج مطہرات اپنے حجروں میں اعتکاف فرماتی تھیں جیسا کہ حضرت انسؓ کی روایت کردہ حدیث میں اس کی صراحت ہے اور ہم اس حدیث کو ''حضورﷺ کا اعتکاف '' کے عنوان کے تحت آگے نقل کررہے ہیں، خواتین کیلئے اعتکاف کی جگہ ان کے گھر کی وہی جگہ ہے جو انھوں نے نماز پڑھنے کیلئے مقرر کررکھی ہو، اگر گھر میں نماز کی کوئی جگہ مقرر نہ ہوتو اعتکاف کرنے والی خواتین کو ایسی جگہ مقرر کرلینی چاہیے۔

عورتوں کے اعتکاف کا طریقہ یہ ہیکہ عورتیں مسجد میں اعتکاف نہیں کریں گی، عورتوں کیلئے مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ تحریمی ہے، عورتوں کیلئے سب سے بہتر جگہ وہ ہے جہاں وہ پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہیں عموماً گھروں میں نماز کے لئے عورتیں اپنی جگہ متعین کرہی لیتی ہیں، جو جگہ عورتیں اپنی نماز کیلئے متعین کرلیتی ہیں وہی جگہ ان کیلئے معتکَف، یعنی اعتکاف کی جگہ ہے، اگر پہلے سے گھر میں کوئی جگہ مقرر نہ ہوتو اب عورت کو چاہیے کہ وہ گھر کے کسی بھی حصہ کو اپنے اعتکاف کی جگہ بنالے شرط یہ ہے کہ وہ جگہ پاک وصاف ہو اور بہتر یہ ہے

کہ وہ ایسی جگہ کا انتخاب کرے جہاں وہ یکسوئی کے ساتھ عبادت کر سکے' آج کل ٹی وی کے شور کی وجہ سے عبادتوں میں خلل ہوتا ہے۔ گھر والوں کو چاہیے کہ اعتکاف کرنے والی عورت کی عبادت میں باعث خلل بننے والے امور سے پرہیز کریں اور جہاں تک ہو سکے انہیں یکسوئی کے ساتھ عبادت کرنے کا موقع فراہم کریں۔

اعتکاف کے فائدے کیا ہیں؟

اعتکاف کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالی کی قربت ونزدیک نصیب ہوتی ہے' اللہ سے تعلق بڑھتا ہے' اللہ تعالی کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے' اعتکاف سے دل ودماغ روشن ہوتے ہیں' قلب کی صفائی ہوتی ہے' دنیا کی محبت کم اور آخرت کی فکر زیادہ ہوتی ہے' بہت سے بیہودہ کاموں اور باتوں سے نجات ملتی ہے' اللہ تعالی کی حمد وثنا کرنے کا اچھا موقع نصیب ہوتا ہے' ذکر وتلاوت کی توفیق میسر ہوتی ہے' اللہ تعالی کی محبوب جگہوں (مسجدوں) میں رہنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے' بازاروں کی برائیوں اور لعنتوں سے محفوظ رہتا ہے' صالحین کی صحبت نصیب ہوتی ہے' دینی کتابوں کے مطالعہ سے علم بڑھتا ہے' شب قدر اگر نصیب ہو جائے تو نور علی نور ہے کہ پوری قدر والی رات مسجد میں گزارنا کا اجر وثواب ملتا ہے' اور اگر گھروں میں بازاروں میں ہوئے تو اس رات میں غفلت سے کسی گناہ کے ہو جانے کا امکان ہوتا لیکن مسجد میں رات گزانے سے وہ شب قدر کی حقیقی قدر کرنے والا بن جاتا ہے۔

پنج وقتہ نمازیں تکبیر اولی کے ساتھ ادا ہوتی ہیں اول وقت نماز میں رہنے کا ثواب ملتا ہے' اعتکاف کی صورت میں ایک دو جمعہ تو آ ہی جاتے ہیں تو جمعہ کے دن اول آنے والوں کی فہرست میں نام لکھا جاتا ہے' اور اس اجر وثواب کے پانے والوں میں خود بخود ہو جاتا ہے۔ ہر وقت اللہ کے ذکر میں رہنے کی عادت سی پیدا ہو جاتی ہے' اپنے نفس کو قابو میں رکھنے کی صلاحیت بڑھتی ہے۔

الغرض معتکف اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں اور برکتوں کا مستحق بن جاتا ہے۔

اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔مستحب ۲۔سنت ۳۔واجب

(۱) اعتکاف مستحب کیلئے اکثر یعنی زیادہ سے سے زیادہ مدت کی کوئی مقدار نہیں ہے‘ اگر کوئی شخص تمام عمر کے اعتکاف کی بھی نیت کرلے تو جائز ہے البتہ اقل (کم سے کم) مدت کے بارہ میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں۔امام محمدؒ کے نزدیک اعتکاف مستحب کیلئے کم سے کم مدت کی بھی کوئی مقدار متعین نہیں ہے۔دن ورات کے کسی بھی حصہ میں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم مدت کیلئے اعتکاف کی نیت کی جاسکتی ہے‘ امام اعظم ابوحنیفہؒ کی ظاہری روایت بھی یہی ہے اور حنفیہ کے یہاں اسی قول پر فتوی ہے لہذا ہر مسلمان کیلئے مناسب ہے کہ وہ جب بھی مسجد میں داخل ہو (خواہ نماز کیلئے یا اور کسی مقصد کیلئے) تو اس طرح اعتکاف کرلے کہ ’’میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں جب تک کہ مسجد میں ہوں‘‘۔

۲۔سنت اعتکاف اس اعتکاف کو کہتے ہیں جو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کیا جاتا ہے‘ یہ سنت اعتکاف سنت موکدہ کفایہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ محلّہ کا ایک آدمی بھی محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کرلے گا تو سب کی طرف سے یہ سنت ادا ہوجائے گی اور اگر اتفاق سے محلّہ کا کوئی ایک شخص بھی محلّہ کی مسجد میں اعتکاف نہ کیا تو سارے محلّہ کے لوگ ایک سنت موکدہ کو چھوڑنے کے گنہ گار ہوں گے۔

۳۔واجب اعتکاف وہ اعتکاف ہے جس کو منت کا اعتکاف کہتے ہیں کسی آدمی نے یہ منت کی کہ میرا فلاں کام ہوجائے تو میں دو دن کا اعتکاف کروں گا تو یہ اعتکاف واجب ہے اگر باوجود منت کے اس نے یہ اعتکاف نہیں کیا تو واجب چھوڑنے کا گناہ اس پر رہے گا۔

اعتکاف کی نیت

(۱)اعتکاف کی نیت یہ ہے کہ اعتکاف کے ارادے سے آدمی مسجد میں داخل ہوجائے اگر زبان سے بھی کہہ لے کہ مثلاً میں دس دن کے اعتکاف کی نیت کرتا ہوں تو بہتر ہے اگر رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف کیا ہوتو ایک بار کی نیت کافی ہے اپنی ضرورت حاجات سے فارغ ہوکر جب مسجد میں آئے تو دوبارہ نیت کرنا ضروری نہیں۔ (آپ کے مسائل اوران کاحل، ج۳)

حضور ﷺ کا اعتکاف

عن عائشةؓ قالت ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعتکف العشر واخرمن رمضان حتی توفاه الله ثم اعتکف ازواجه من بعده۔(رواه البخاری ومسلم) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، وفات تک آپ کا یہ معمول رہا، آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات اہتمام سے اعتکاف کرتی رہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی رحمت ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے نیز اس حدیث سے عورتوں کے اعتکاف کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

آپ ﷺ نے ایک رمضان میں بیس دن کا اعتکاف فرمایا

عن انسؓ قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یعتکف العشرالاواخر من رمضان فلم یعتکف عامافلما کان العام المستقبل اعتکف عشرین ۔(رواه الترمذی) حضرت انسؓ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ایک سال آپ اعتکاف نہیں کرسکے تو اگلے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

حضرت انسؓ کی اس روایت میں یہ مذکور نہیں ہے کہ ایک سال اعتکاف نہ ہوسکنے کی کیا وجہ پیش آئی تھی۔سنن نسائی اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں حضرت ابی بن کعب کی ایک حدیث مروی ہے اس میں تصریح ہے کہ ایک سال رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں آپ کو کوئی سفر کرنا پڑ گیا تھا اس کی وجہ سے اعتکاف نہیں ہوسکا تھا اس لئے اگلے سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

اور صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے مروی ہیکہ جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال کے رمضان میں بھی آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا تھا۔یہ بیس دن کا اعتکاف غالبا اس وجہ سے فرمایا تھا کہ آپ کو یہ اشارہ مل چکا تھا کہ عنقریب آپ کو اس دنیا سے اٹھالیا جائے گا اور اس لئے اعتکاف جیسے اعمال کا شغف بڑھ جانا بالکل قدرتی بات تھی اس لئے کہ محبّ اپنے محبوب سے جس قدر قریب ہوتا جاتا ہے اس کا شوق بھی بڑھتا ہی جاتا ہے۔

حضور ﷺ نے رمضان کے تینوں عشروں کا اعتکاف فرمایا

وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ اعتکف العشرالاول من رمضان ثم اعتکف العشرالا وسط فی قبة ترکیة ثم اطلع رأسه فقال انی اعتکفت العشرالاول التمس هذه اللیلة ثم اعتکفت العشرالاوسط ثم اتیت فقیل لی انها فی العشرالاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف العشرالا واخر فقد رایت هذه اللیلة ثم انسیتها وقد رائیتنی اسجدفی ماء وطین من صبیحتها فالتمسوها فی العشرالاواخر و

التمسوها فی کل وتر قال فمطوت السماء تلک الیلة وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فبصرت عینای رسول اللهﷺوعلی جبهته اثرالماء والطین من صبیحة اهدی وعشرین ﴿متفق علیه﴾

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول کریمﷺ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر آپؐ نے ایک ترکی خیمہ کے اندر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا اس کے بعد آپ نے اپنا سر مبارک (خیمہ سے) باہر نکال کر فرمایا کہ ''میں نے شب قدر کو تلاش کرنے کیلئے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا، پھر میں نے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، اس کے بعد میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں آتی ہے لہذا جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہیے اسکو چاہیے کہ وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے، اور مجھے خواب میں شب قدر کو متعین کر کے بتایا گیا مگر بعد میں اسے میرے ذہن سے محو کر دیا گیا۔ (یعنی حضرت جبرئیلؑ نے مجھے بتایا کہ فلاں رات شب قدر ہے مگر پھر میں بھول گیا کہ انھوں نے کس رات کا تعین کیا تھا) اور میں نے (خواب میں) اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اس کی صبح (یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو) کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اور چونکہ میں یہ بھول گیا ہوں کہ وہ کون سی رات تھی لہذا اسے (رمضان کے) آخری عشرہ میں تلاش کرو، نیز لیلۃ القدر کو طاق راتوں میں (یعنی آخری عشرہ کی طاق راتوں میں) تلاش کرو۔

راویؓ کہتے ہیں کہ (جس رات کو آنحضرتﷺ نے خواب دیکھا تھا) اس رات میں بارش ہوئی تھی اور چونکہ مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی بنی ہوئی تھی اس لئے مسجد ٹپکی چنانچہ میری آنکھوں نے دیکھا کہ اکیسویں شب کی صبح کو آنحضرتﷺ کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان تھا۔

''ترکی خیمہ'' خیمہ کی ایک قسم کا نام تھا جو نمدہ سے بنتا تھا اور سائز میں چھوٹا ہوتا تھا اس خیمہ کو فارسی میں ''خرگاہ'' کہتے ہیں۔ اس حدیث کا حاصل یہ ہیکہ آنحضرتﷺ نے جس

رات میں لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا تھا آپؐ نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میں لیلۃ القدر کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں چنانچہ اسی رات میں بارش ہوئی تھی۔ آپؐ نے صبح کو جب مسجد میں نماز پڑھی تو اس حال میں سجدہ کیا کہ مسجد کی زمین پر چھت ٹپکنے کی وجہ سے پانی اور گارا تھا جس کا نشان آپؐ کی پیشانی پر نمایاں تھا گویا راویؓ نے اس بارش کو آپؐ کے خواب کی رات کی علامت قرار دیا اور چونکہ یہ واقعہ اکیسویں/۲۱ یا تیئیسویں/۲۳ شب کا تھا اس لئے راوی نے اس علامت کے ذریعہ یہ معلوم کیا کہ لیلۃ القدر اکیسویں/۲۱ یا تیئیسویں/۲۳ شب ہے کیونکہ اسی شب میں آپؐ نے لیلۃ القدر کو دیکھا۔

آخری عشرہ میں آپ ﷺ کی ریاضت

وعن عائشۃؓ قالت کان رسول اللہ ﷺ یجتھد فی العشر الاواخر مالا یجتھد فی غیرہ ﴿رواہ مسلم۔﴾

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں جس قدر ریاضت و مجاہدہ کرتے اتنا مجاہدہ اور کسی مہینہ میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت و طاعت بہت زیادہ کرتے تھے کیونکہ اسی عشرہ میں لیلۃ القدر کی عظیم سعادت حاصل ہوتی ہے۔

وعنھا قالت کان رسول شد مئزرہ واحیی لیلہ وایقظ اھلہ متفق علیہ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب (رمضان) کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھتے، رات کو زندہ کرتے اور اپنے اہل و عیال کو جگاتے۔ (بخاری و مسلم)

تہبند مضبوط باندھتے کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ آخری عشرہ میں اپنی عادت اور اپنے معمول سے بھی بہت زیادہ عبادت و مجاہدہ کیا کرتے تھے، یا یہ اس بات سے بھی کنایہ ہوسکتا ہے کہ اس عشرہ میں آپؐ اپنی عورتوں سے الگ رہتے تھے یعنی صحبت و مباشرت سے

اجتناب فرماتے تھے۔

''رات کو زندہ کرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ رات کے اکثر حصہ میں یا پوری رات نماز، ذکر اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے تھے ۔

''اور اپنے اہل وعیال کو جگاتے'' یعنی آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات، صاجزادیوں، باندیوں اور غلاموں کو آخری عشرہ کی بعض راتوں میں شب بیداری کی تلقین فرماتے اور انھیں عبادت خداوندی میں مشغول رکھتے تا کہ لیلۃ القدر کی سعادت انھیں بھی حاصل ہو جائے۔

آپ ﷺ کے اعتکاف کی جگہ کونسی تھی

عن ابن عمر عن النبی ﷺ انه كان اذا اعتكف طرح له فراشه اويوضح له سريره وراء اسطوانة التوبة 〈رواه ابن ماجة〉

حضرت ابن عمرؓ نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کیلئے (مسجد نبوی میں) ستون توبہ کے آگے یا پیچھے آپ کا بچھونا بچھایا جاتا تھا یا آپؐ کی چارپائی رکھ دی جاتی تھی (ابن ماجہ)

مسجد نبوی کے ستونوں میں سے ایک ستون کا نام ہے ''ستون توبہ'' اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک صحابی حضرت ابولبابہ انصاریؓ سے ایک تقصیر ہوگئی تھی جس کی بناء پر انھوں نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ دیا اور کئی دن تک اسی طرح بندھے رہے اس کے بعد جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ان کو اس ستون سے کھولا۔

معتکف کیا کیا کرنہیں سکتا؟

عن عائشةؓ قالت السنة على المعتكف ان لايعود مريضا و لايشهد جنازة ولايمس المرأة ولايباشرها ولايخرج لحاجة الا

لما لا بد منه ولا اعتكاف الا بصوم ولا اعتكاف الا فی مسجد جامع۔ ﴿رواہ ابوداؤد﴾

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے فرمایا کہ معتکف کیلئے شرعی دستور اور ضابطہ یہ ہے کہ وہ نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ نماز جنازہ میں شرکت کیلئے باہر نکلے، نہ عورت سے صحبت کرے، نہ بوس وکنار کرے، اور اپنی ضرورتوں کیلئے بھی مسجد سے باہر نہ جائے سوائے ان حوائج کے جو بالکل ناگزیر ہیں (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ) اور اعتکاف (روزہ کے ساتھ ہونا چاہیے) بغیر روزہ کے اعتکاف نہیں، اور مسجد جامع میں ہونا چاہیے، اس کے سوا نہیں۔ (سنن ابی داؤد)

اس حدیث میں وضاحت کے ساتھ یہ باتیں بتادی گئی ہیں کہ معتکف کیا کیا نہیں کرسکتا۔

(۱) معتکف بیمار کی عیادت نہیں کرسکتا یعنی معتکف کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی بیمار ہے تو وہ اس بیمار کی عیادت کے لئے نہیں جائے گا بغیر عیادت کے ہی اللہ تعالی اس کو عیادت کرنے کا ثواب عطا فرمائیں گے ان شاء اللہ۔ اس سلسلہ میں حضورﷺ کا یہ معمول مبارک تھا جو اس حدیث میں ہے۔

وعنها قالت كان النبیﷺ یعود المریض وهو معتکف فیمر کما هو فلا یعرج یسأل عنه ﴿رواہ ابوداود۔﴾

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریمﷺ اعتکاف کی حالت میں (جب حاجت کیلئے باہر نکلتے) تو مریض کی عیادت فرماتے (جو مسجد سے باہر کسی جگہ ہوتا) چنانچہ آپؐ جس طرح ہوتے ویسے ہی گزرتے اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے (صرف) اس سے پوچھ لیتے تھے۔ (ابوداؤد)

''آپؐ جس طرح ہوتے ویسے ہی گذرتے'' کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ جس ہیئت پر ہوتے اسی طرح مریض کے پاس سے گذر جاتے نہ تو آپؐ کسی اور طرف میلان کرتے

تھے، اور نہ ٹھہرتے تھے بلکہ سیدھے پوچھتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ طبعی ضرورت کے لئے باہر نکلے تو چلتے چلتے مزاج پرسی کر لی جاسکتی ہے۔

(۲) معتکف نماز جنازہ میں شرکت کے لئے باہر نہیں نکلے گا ظاہر ہے کہ نماز جنازہ مسجد کے باہر پڑھی جاتی ہے ایسی صورت میں نماز جنازہ میں شرکت کے لئے معتکف مسجد سے باہر نہیں آئے گا بلکہ اپنی عبادتوں میں مصروف رہے گا اللہ تعالی اس کا ثواب بھی اپنے فضل سے عنایت فرمائیں گے جیسا کہ ابن عباسؓ کی روایت کردہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے جو حدیث کہ ہم آگے درج کر رہے ہیں

(۳) معتکف نہ مباشرت کرسکتا ہے اور نہ اپنی بیوی سے اعتکاف کی حالت میں بوس و کنار کرسکتا ہے قرآن مجید میں بھی یہ بات بیان کی گئی ہے **ولا تباشروھن وانتم عکفون فی المساجد تلک حدود اللہ** کہ تم مباشرت مت کرو جب کہ تم مسجدوں میں معتکف رہو یہ اللہ کے حدود ہیں۔

(۴) معتکف اصلا اپنی ضرورتوں کے لئے بھی مسجد سے باہر نہیں جا سکتا سوائے ان ضرورتوں کے جو ناگزیر (ضروری) ہیں مثلا پیشاب پاخانہ وغیرہ۔

روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں

(۵) حضرت عائشہؓ والی اس حدیث سے جو اوپر مذکور ہے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے بغیر روزہ کے اعتکاف نہیں ہوگا اعتکاف کی نیت کے بغیر دس دن کوئی مسجد میں یوں ہی ٹھہرا رہے تو اعتکاف نہیں ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کے یہاں نیت شرط ہے اور دوسرے ائمہ کے یہاں شرط نہیں ہے۔ رمضان کے علاوہ بھی نفل اعتکاف کی اجازت ہے، اس اعتکاف میں روزہ رکھنا بھی ضروری نہیں ہے لیکن یہاں جس مسنون اعتکاف کا ذکر کیا جارہا ہے اس کیلئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر واجب اعتکاف ہو تو اس میں بھی روزہ رکھنا ضروری ہے جیسے کوئی شخص اعتکاف کی نذر مان

لے تو یہ اعتکاف واجب ہے۔ اگر مرد کو کسی وجہ سے روزہ توڑنا پڑے تو اس کا اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر عورت کو حیض آجائے تو اس کا اعتکاف بھی ختم ہوگیا۔ (اسلامی فقہ حصہ اول)

اعتکاف کیلئے مسجد کی شرط

(۶) مردوں کیلئے مسجد اور عورتوں کیلئے گھر میں دس دن تک ٹھہرنا اور مسجد بھی ایسی ہو جس میں پنج وقتہ نماز کا اہتمام ہوتا ہو جیسا کہ حضرت عائشہؓ والی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ **ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع** یہاں مسجد جامع سے مراد جماعت والی مسجد ہے یعنی وہ مسجد میں جس میں باجماعت نماز کا اہتمام ہوتا ہو حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اعتکاف کیلئے جس طرح روزہ شرط ہے اسی طرح جماعت والی مسجد کا ہونا بھی شرط ہے۔

اعتکاف کے لئے پاکی شرط

حدث اکبر یعنی جنابت اور حیض ونفاس سے پاک ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد معتکف جنابت کی حالت میں اعتکاف نہیں کرے گا اگر غسل واجب ہوجائے تو فوراً غسل کرلے گا اور عورت کو اگر اعتکاف کی حالت میں حیض آجائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا ۔

معتکف محروم نہیں بلکہ

عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ وسلم قال فی المعتکف هویعتکف الذنوب ویجری له من الحسنات کعامل الحسنات کلها۔ ﴿رواه ابن ماجة﴾

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ وہ (اعتکاف کی وجہ سے اور مسجد میں مقید ہوجانے کی وجہ

سے) گناہوں سے بچا رہتا ہے اوراس کا نیکیوں کا حساب ساری نیکیاں کرنے والے بندے کی طرح جاری رہتا ہے' اور نامہ' اعمال میں لکھا جا تا رہتا ہے۔(سنن ابن ماجہ)

ایک عام آدمی کے ذہن میں شاید یہ بات آجائے کہ دیکھو میں بیماروں کی عیادت بھی کرر ہا ہوں نماز جنازہ میں شرکت بھی کرر ہا ہوں تدفین میں شرکت کے لئے قبرستان میں بھی جارہا ہوں یہ معتکف تو بس مسجد میں پڑا ہوا ہے ان نیک اعمال سے محروم ہے اس قسم کی فکر کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اس شخص کو اس مذکورہ حدیث سے واقفیت حاصل نہیں ہے جو ابن عباس کی روایت کردہ ہے۔

معتکف بہت بڑی نیکیوں سے بظاہر محروم نظر آتا ہے' مثلاً وہ بیماروں کی عیادت اور خدمت نہیں کرسکتا جو بہت بڑے ثواب کا کام ہے' کسی لاچار' مسکین' یتیم اور بیوہ کی مدد کیلئے دوڑ دھوپ نہیں کرسکتا' کسی میت کو غسل نہیں دے سکتا' جو بہت بڑے اجر کا کام ہے' اسی طرح نماز جنازہ کی شرکت کیلئے نہیں نکل سکتا' میت کے ساتھ قبرستان نہیں جاسکتا جس کے ایک ایک قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔لیکن اس حدیث میں اعتکاف کرنے والے کو بشارت سنائی گئی ہے کہ اس کے حساب اور اس کے نامہء اعمال میں اللہ تعالی کے حکم سے وہ سب نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں جن کے کرنے سے وہ اعتکاف کی وجہ سے رکا ہوا ہے جبکہ وہ ان نیکیوں کا عادی تھا۔(معارف الحدیث)

جو باتیں اعتکاف میں حرام ہیں

دو قسم کے کام اعتکاف میں حرام ہیں :

پہلی قسم کے کام۔ا۔ بلاضرورت اعتکاف کی جگہ سے باہر نکلنا حرام ہے۔ مردوں کیلئے پوری مسجد اعتکاف کی جگہ ہے اور عورتوں کیلئے گھر کا وہ گوشہ جہاں وہ اعتکاف کررہی ہیں۔جن ضرورتوں سے آدمی باہر نکل سکتا ہے وہ دو طرح کی ہیں' ایک آدمی کی طبعی ضرورتیں' جیسے کھانا پینا' پیشاب پاخانہ' غسل جنابت وغیرہ۔

دوسری شرعی ضرورتیں مثلاً جمعہ کی نماز کیلئے جامع مسجد جانا، کوئی شخص نماز جنازہ پڑھانے والا نہ ہوتو نماز پڑھانے کیلئے جانا وغیرہ لیکن ان ضرورتوں کے سلسلے میں چندضروری باتیں یادرکھنا چاہیے۔

۱۔اگرمسجد کے احاطہ میں پیشاب خانہ یا پاخانہ ہوتو اسی میں رفع حاجت کرنا چاہیے۔اگرمسجد میں یا مسجد کے قریب پیشاب، پاخانے کا انتظام نہ ہواوراس کا گھر دور ہوتو جو جگہ قریب سے قریب تر ہو وہیں جانا چاہیے البتہ اگرقریب کی جگہ پاخانے جانے میں بے پردگی ہو یا کوئی اور رکاوٹ ہوتو پھراپنے گھر یا دور مقام پر جاسکتا ہے۔

۲۔غسل کیلئے وہ مسجد سے باہر اسی وقت نکل سکتا ہے، جب یہ غسل شرعی ہو یعنی اس کو احتلام وغیرہ ہوگیا ہوتو وہ مسجد سے باہر نکل کرغسل کرسکتا ہے لیکن صرف بدن کی صفائی کیلئے غسل کرنے کے لئے باہرنکلنا ناجائز ہے۔

۳۔جمعہ کی نماز کیلئے اگر جامع مسجد جانا ہوتو اسے سنت پڑھ کرجانا چاہیے اور خطبہ اورنماز سے فارغ ہوکرفوراً واپس آجانا چاہیے اورسنت یہیں پڑھنی چاہیے۔اگرسنت وہیں پڑھ لیا تو کوئی حرج نہیں۔

۴۔اگرکوئی کھانا پانی لے جانے والا نہ ہوتو وہ اس کیلئے بھی گھر یا مسجد سے باہر جا کر کھانا کھاسکتا ہے اورکنویں سے پانی نکال سکتا ہے۔

۵۔اگرمسجد کے اندر وضو کے پانی کا انتظام نہیں ہے اورکوئی اس کو پانی دینے والا بھی نہ ملے تو وہ وضو کے پانی کیلئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔

۶۔جس کام کیلئے بھی مسجد سے باہر جائے اس کو پورا کرنے کے بعد ایک منٹ بھی باہر نہ ٹھہرے اورنہ بلاضرورت کسی سے بات چیت کرے بلکہ فوراً واپس آجائے۔

۷۔وضوکرنے کیلئے حتی الامکان ایسی جگہ بیٹھنا چاہیے کہ جسم پورا مسجد سے باہر نہ ہو اور وضو کا پانی مسجد میں نہ گرے۔اگرایسی صورت نہ ہوتو مسجد سے باہر وضو کی جو جگہ ہے وہاں وضوکرسکتا ہے۔

۸۔بھولے سے بھی اپنے معتکف یعنی مسجد کو تھوڑی دیر کیلئے چھوڑنا مکروہ ہے اس سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہے۔

مسجد سے باہر نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ جتنی جگہ میں عام طور پر نماز پڑھی جاتی ہے اتنا حصہ مسجد میں شامل ہے اور جہاں عام طور پر نہیں پڑھی جاتی ہے بلکہ وہ دوسرے کاموں کیلئے ہے' مثلاً پیشاب خانہ' پاخانہ' غسل خانہ' وضوخانہ یا وضو کی منڈیر یا جوتہ اتارنے کی جگہ یہ سب مقامات مسجد کے حکم میں نہیں ہیں۔ان میں بلاضرورت جانا مسجد سے باہر جانا شمار ہوگا اور اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

دوسری قسم: دوسری قسم کے جو افعال اعتکاف کی حالت میں حرام یا مکروہ تحریمی ہیں وہ یہ ہیں۔

ا۔مباشرت کرنا' خواہ قصداً یا سہواً۔مسجد کے اندر ہو یا باہر جس صورت میں بھی ہو اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

۲۔عورت کا بوسہ لینا' اس سے بغل گیر ہونا' ان افعال سے اعتکاف ٹوٹے گا تو نہیں لیکن ایسا کرنا ناجائز ہے' اور مکروہ تحریمی ہے۔

۳۔اعتکاف میں دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔اگر گھر میں کوئی دوسرا آدمی گھر کی ضروریات کا پورا کرنے والا نہ ہو تو پھر ضرورت کے بقدر وہ کام کرسکتا ہے۔

۴۔عبادت سمجھ کر اعتکاف میں بالکل چپ چاپ بیٹھے رہنا مکروہ تحریمی ہے' یعنی اس کو کچھ نہ کچھ دینی کام کرتے رہنا چاہیے۔مثلاً قرآن پڑھے' نفل پڑھے' ذکر واذکار کرے یا کسی دینی کتاب یا مضمون کے لکھنے میں مشغول رہنا چاہیے۔(اسلامی فقہ حصہ اول)

اعتکاف سے متعلق گیارہ سوالات اور جوابات

(ا) سوال: اگر ریح کا غلبہ ہو تو اس کو خارج کرنے کیلئے معتکف مسجد سے باہر جائے یا احاطہ مسجد ہی میں خارج کرے؟۔

جواب: حدود مسجد سے باہر جانے کی ضرورت نہیں

(۲) سوال: اگر ایک قدم ہے مسجد کے اندر اور دوسرا باہر تو اعتکاف ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب : نہیں ۔

(۳) سوال: معتکف مسجد کا تیل' کتاب یا کلام مجید پڑھنے کیلئے جلا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اوقات نماز میں جب تک چراغ جلنے کا عرف ہو جلا سکتا ہے اور اس کے بعد تیل دینے والوں کی اجازت سے جلا سکتا ہے۔

(۴) سوال: معتکف مسجد میں دیا سلائی سے چراغ روشن کرے یا چراغ جلانے کو باہر جائے؟

جواب: مسجد میں دیا سلائی جلانے کو فتاویٰ رشیدیہ ص/۱۱۳' ج/۲ میں حرام لکھا ہے۔ اگر بد بودار نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔

(۵) سوال: معتکف اپنا کھانا مکان پر جا کر کھا سکتا ہے یا نہیں جبکہ لانے والا موجود نہ ہو؟۔

جواب: جا کر کھا سکتا ہے شرط مذکور کے ساتھ۔

(۶) سوال: اگر گرم پانی دور ہے اور سرد پانی نزدیک تو گرم پانی لینے جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر سرد پانی سے وضو کرنے میں زیادہ دقت ہوتی ہے اور بیمار ہونے یا بیماری کے بڑھنے کا اندیشہ ہے تو جا سکتا ہے۔

(۷) سوال: احاطہ مسجد میں گرمی زیادہ ہے یا سردی زیادہ ہے تو وضو کیلئے باہر سایہ میں جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: زیادہ دقت کی حالت میں جا سکتا ہے جب کہ تحمل نہ ہو۔

(۸) سوال: مسجد کی چٹائی یا دیواروں پر تیمّم کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: چٹائی پر اگر غبار ہو تو اس سے تیمّم درست ہے دیوار مسجد سے بعض کتب فقہ

میں مکروہ لکھا ہے۔

(۹) سوال: اگر پاس موجود ہوتو پھر بھی خود پانی لاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ اگر دوسرے سے منگا سکتا ہے تو خود جانا جائز نہیں۔

(۱۰) سوال: کیا حالت اعتکاف میں حجامت بنواسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: بال بنواسکتا ہے حجامت بنوانا جس میں خون نکلتا ہے منع ہے۔

(۱۱) سوال: ۲۰/تاریخ کو اذان مغرب ہوجائے تب بھی اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے یا نہیں؟۔

جواب: غروب آفتاب سے کچھ پہلے اعتکاف کی جگہ میں آجانا چاہیے کیونکہ عین غروب کے وقت مہینہ ختم ہونے پر اعتکاف ختم ہوجائے گا۔ پس اگر کوئی ۲۰/تاریخ کو بعد غروب بنیت اعتکاف مسجد میں آیا۔ تو جس قدر دیر کر کے آیا ہے اتنا وقت ایک عشرہ سے کم ہوجائے گا اور ایک عشرہ کا اعتکاف مسنون ہے۔

معتکف کو نماز جنازہ کیلئے باہر نہیں نکلنا چاہیے

سوال: معتکف مسجد میں اعتکاف کر رہا ہے اتفاقاً جنازہ حاضر ہوا اب محلّہ والے بوجہ تبرک معتکف صاحب سے نماز پڑھوانا چاہتے ہیں ان میں سے کوئی اچھی طرح نماز پڑھانا نہیں جانتا۔ شرعی اعتبار سے معتکف نماز جنازہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟۔

جواب: حامداً ومصلیاً صلوۃ جنازہ کیلئے مسجد سے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہے (فتاوی محمودیہ جلد ہفتم)

اعتکاف کے مختلف مسائل

۱۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت کفایہ ہے' اگر محلے کے کچھ لوگ اس سنت کو ادا کر دیں تو مسجد کا حق جو اہل محلّہ پر لازم ہے ادا ہوجائے گا۔ اور اگر مسجد خالی

رہی اور کوئی شخص بھی اعتکاف میں نہ بیٹھا تو سب محلے والے لائق عتاب ہوں گے اور مسجد کا اعتکاف سے خالی رہنے کا وبال پورے محلے پر پڑے گا۔

۲۔جس مسجد میں پنج وقتہ نماز باجماعت ہوتی ہو اس میں اعتکاف کیلئے بیٹھنا چاہیے اور اگر مسجد ایسی ہو جس میں پنج وقتہ نماز باجماعت نہ ہوتی ہو اس میں نماز باجماعت کا انتظام کرنا اہل محلّہ پر لازم ہے۔

۳۔عورت اپنے گھر میں ایک جگہ نماز کیلئے مقرر کر کے وہاں اعتکاف کرے اس کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا ثواب ملے گا۔

۴۔اعتکاف میں قرآن مجید کی تلاوت، درود شریف، ذکر و تسبیح، دینی علم سیکھنا اور سکھانا اور انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین کے حالات پڑھنا سننا اور اپنا معمول رکھے، بے ضرورت بات کرنے سے احتراز کرے۔

۵۔اعتکاف میں بے ضرورت اعتکاف کی جگہ سے نکلنا جائز نہیں ورنہ اعتکاف باقی نہیں رہے گا۔

(واضح رہے کہ اعتکاف کی جگہ سے مراد وہ پوری مسجد ہے جس میں اعتکاف کیا جائے، خاص وہ جگہ مراد نہیں جو مسجد میں اعتکاف کیلئے مخصوص کر لی جاتی ہے)

۶۔اگر بھولے سے اپنی اعتکاف کی مسجد سے نکل گیا تب بھی اعتکاف ٹوٹ گیا۔

۷۔اعتکاف میں بے ضرورت دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے۔مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت کرنا ہاں اگر کوئی غریب آدمی ہے کہ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں وہ اعتکاف میں بھی خرید و فروخت کر سکتا ہے مگر خرید و فروخت کا سامان مسجد میں لانا جائز نہیں۔

۸۔حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا درست نہیں۔ہاں اگر ذکر اور تلاوت کرتے کرتے تھک جائے تو آرام کی نیت سے چپ بیٹھنا صحیح ہے۔

۹۔بعض لوگ اعتکاف کی حالت میں بالکل ہی کلام نہیں کرتے بلکہ سر منہ لپیٹ لیتے

ہیں اور اس چپ رہنے کو عبادت سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔اچھی باتیں کرنے کی اجازت ہے۔ ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے۔اسی طرح فضول اور بے ضرورت باتیں نہ کرے بلکہ ذکر وعبادت اور تلاوت وتسبیح میں اپنا وقت گزارے۔خلاصہ یہ کہ محض چپ رہنا کوئی عبادت نہیں۔

۱۰۔معتکف کو کسی کی بیمار پرسی کی نیت سے مسجد سے نکلنا درست نہیں ہاں اگر اپنی طبعی ضرورت کیلئے باہر گیا تھا اور چلتے چلتے بیمار پرسی بھی کر لی تو صحیح ہے۔مگر وہاں ٹھہرے نہیں۔

۱۱۔رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف تو مسنون ہے۔ویسے مستحب یہ ہے کہ جب بھی آدمی مسجد میں جائے تو جتنی دیر مسجد میں رہنا ہو اعتکاف کی نیت کر لے۔

۱۲۔اعتکاف کی نیت دل میں کر لینا کافی ہے اگر زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے(آپکے مسائل اور انکا حل)

کس عمر کے لوگوں کو اعتکاف کرنا چاہیے

سوال:عام تاثر یہ ہے کہ اعتکاف میں صرف بوڑھے اور عمر رسیدہ افراد کو ہی بیٹھنا چاہیے۔اس خیال میں کہاں تک صداقت ہے؟

جواب:اعتکاف میں جوان اور بوڑھے سب بیٹھ سکتے ہیں چونکہ بوڑھوں کو عبادت کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے سن رسیدہ لوگ زیادہ اہتمام کرتے ہیں'اور کرنا چاہیے۔ (آپکے مسائل اور انکا حل)

جس مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو وہاں بھی اعتکاف جائز ہے

سوال: جس مسجد میں جمعہ ادا نہ کیا جاتا ہو وہاں اعتکاف ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جامع مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے تا کہ جمعہ کیلئے مسجد چھوڑ کر جانا نہ پڑے'اور اگر دوسری مسجد میں اعتکاف کرے تو جامع مسجد اتنی دیر پہلے جائے کہ خطبہ سے

پہلے تحیۃ المسجد اور سنتیں پڑھ سکے اور جمعہ سے فارغ ہوکر فوراً اپنی اعتکاف والی مسجد میں آجائے، جامع مسجد میں زیادہ دیر نہ ٹھہرے، لیکن اگر وہاں زیادہ دیر ٹھہر گیا تب بھی اعتکاف فاسد نہیں ہوگا (آپ کے مسائل اور انکا حل، ج ۳/)

ایک مسجد میں جتنے لوگ چاہیں اعتکاف کر سکتے ہیں

سوال: کیا ایک مسجد میں صرف ایک اعتکاف ہوسکتا ہے یا ایک سے زائد بھی؟

جواب: ایک مسجد میں جتنے لوگ چاہیں اعتکاف بیٹھیں اگر سارے محلے والے بھی بیٹھنا چاہیں تو بیٹھ سکتے ہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ۳/)

معتکف پوری مسجد میں جہاں چاہے سو یا بیٹھ سکتا ہے

سوال: حالت اعتکاف میں جس مخصوص کونہ میں پردہ لگا کر بیٹھا جاتا ہے کیا دن کو یا رات کو وہاں سے نکل کر مسجد کے کسی پنکھے کے نیچے سوسکتا ہے یا نہیں؟ معتکَف کسے کہتے ہیں اس مخصوص کونہ کو جس میں بیٹھا جاتا ہے یا پوری مسجد کو معتکَف کہا جاتا ہے؟ اور بعض علما سے سنا ہیکہ دوران اعتکاف بلا ضرورت گرمی دور کرنے کیلئے غسل کرنا بھی درست نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ اور اگر بحالت ضرورت مسجد سے نکل کر جائے اور کسی شخص سے باتوں میں لگ جائے، تو کیا ایسی حالت میں اعتکاف ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: مسجد کی خاص جگہ جو اعتکاف کیلئے تجویز کی گئی ہو اس میں مقید رہنا کوئی ضروری نہیں، بلکہ پوری مسجد میں جہاں چاہے دن کو یا رات کو بیٹھ سکتا ہے اور سوسکتا ہے ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے غسل کی نیت سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، البتہ اس کی گنجائش ہے کہ کبھی استنجا وغیرہ کے تقاضے سے باہر جائے تو وضو کے بجائے دو چار لوٹے پانی کے بدن پر ڈال لے، معتکف کو ضروری تقاضوں کے علاوہ مسجد سے باہر نہیں ٹھہرنا چاہیے، بغیر ضرورت کے اگر گھڑی بھر بھی باہر رہا تو امام صاحبؒ کے نزدیک اعتکاف ٹوٹ جائے گا، اور صاحبینؒ

کے نزدیک نہیں ٹوٹتا، حضرت امامؒ کے قول میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے قول میں وسعت اور گنجائش ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ۳)

اعتکاف میں چادریں لگانا ضروری نہیں

سوال: کیا اعتکاف میں بیٹھنے کیلئے جو چاروں طرف چادریں لگا کر ایک حجرہ بنایا جاتا ہے ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی اعتکاف ہو جاتا ہے؟

جواب: چادریں معتکف کی تنہائی ویکسوئی اور آرام وغیرہ کیلئے لگائی جاتی ہیں ورنہ اعتکاف ان کے بغیر بھی ہو جاتا ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ۳)

معتکف کو نماز جنازہ کیلئے باہر نکلنا

سوال: معتکف مسجد میں اعتکاف کر رہا ہے اتفاقاً جنازہ حاضر ہوا اب محلّہ والے بوجہ تبرک معتکف صاحب سے نماز پڑھوانا چاہتے ہیں ان میں سے کوئی اچھی طرح نماز پڑھانا نہیں جانتا۔ شرعی اعتبار سے معتکف نماز جنازہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حامداومصلیا صلوۃ جنازہ کیلئے مسجد سے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے (فتاویٰ محمودیہ جلد ہفتم)

اعتکاف کے دوران مطالعہ کرنا

سوال: دوران اعتکاف تلاوت کلام پاک کے علاوہ سیرت اور فقہ سے متعلق کیا کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: تمام دینی علوم کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ۳)

اعتکاف کے دوران قوالی سننا اور ٹیلی ویژن دیکھنا اور دفتری کام کرنا

سوال: مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کی مسجد میں ہر سال رمضان شریف میں ہمارے مل کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر صاحب (جو کہ ظاہری طور پر انتہائی دیندار آدمی ہیں) اعتکاف بیٹھتے ہیں۔لیکن ان کے اعتکاف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جس گوشہ میں بیٹھتے ہیں وہاں گاؤ تکیہ اور قالین کے ساتھ ٹیلیفون بھی لگوا لیتے ہیں جو کہ اعتکاف مکمل ہونے تک وہیں رہتا اور موصوف سارا دن اعتکاف کے دوران اسی ٹیلیفون کے ذریعہ تمام کاروبار اور مل کے معاملات کو کنٹرول کرتے ہیں۔اس کے علاوہ تمام دفتری کارروائی، فائلیں وغیرہ مسجد میں منگوا کر ان پر نوٹ وغیرہ لکھتے ہیں۔اس کے علاوہ موصوف ٹیپ ریکارڈ لگوا کر مسجد میں ہی قوالیوں کے کیسٹ سنتے ہیں جبکہ قوالیوں میں ساز بھی شامل ہوتے ہیں۔کیا مسجد میں اس کی اجازت ہے کہ قوالی سنی جائے؟ اس کے علاوہ موصوف مسجد میں ٹیلی ویژن سیٹ بھی رکھوا کر ٹیلی کاسٹ ہونے والے تمام دینی پروگرام بڑے ذوق شوق سے دیکھتے ہیں، اور موصوف کے ساتھ ان کے نوکر وغیرہ بھی خدمت کیلئے موجود رہتے ہیں۔ ہماری کالونی کے متعدد نمازی موصوف کی ان حرکتوں کی وجہ سے مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آتے۔کیا ان نمازیوں کا یہ فعل صحیح ہے؟

جواب: اعتکاف کی اصل روح یہ ہے کہ اتنے دنوں کو خاص انقطاع الی اللہ میں گزاریں اور حتی الوسع تمام دنیوی مشاغل بند کردیئے جائیں۔تاہم جن کاموں کے بغیر چارہ نہ ہو ان کا کرنا جائز ہے۔لیکن مسجد کو اتنے دنوں کیلئے دفتر میں تبدیل کردینا بے جا بات ہے اور مسجد میں گانا بجانے کے آلات بجانا یا ٹیلی ویژن دیکھنا حرام ہے جو نیکی برباد گناہ لازم کے مصداق ہے۔آپکے ڈائریکٹر صاحب کو چاہیے کہ اگر اعتکاف کریں تو شاہانہ نہیں فقیرانہ کریں اور محرمات سے احتراز کریں ورنہ اعتکاف ان کیلئے کوئی فرض

نہیں۔خدا کے گھر تقدس کو پامال نہ کریں (آپ کے مسائل اورانکا حل، ج ۳)

معتکف کا مسجد کے کنارے پر بیٹھ کر محض سستی دور کرنے کیلئے غسل کرنا

سوال: کیا حالت اعتکاف میں معتکف (مسجد کے کنارے پر بیٹھ کر) حالت پاکی میں صرف سستی اور جسم کے بوجھل کو دور کرنے کیلئے غسل کرسکتا ہے، اور کیا اس سے اعتکاف سنت ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ یہ غسل مسجد کے حدود کے اندر ہو، اور کیا اس سے مسجد کی بے ادبی تو نہیں ہوتی؟

جواب: غسل اور وضو سے مسجد کو ملوث کرنا جائز نہیں، اگر صحن پختہ ہے، اور وہاں سے پانی باہر جاتا ہے تو گنجائش ہیکہ کونے میں بیٹھ کر نہالے، اور پھر جگہ کو صاف کردے (آپ کے مسائل اورانکا حل)

معتکف کیلئے غسل کا حکم

سوال: ہمارے محلّہ کی مسجد میں دوآدمی اعتکاف میں بیٹھتے تھے زیادہ گرمی ہونے کی وجہ سے وہ مسجد کے غسل خانہ میں غسل کرتے تھے۔ایک صاحب نے یہ فرمایاہے کہ اس طرح غسل کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ٹھنڈک کیلئے غسل کی نیت سے جانا معتکف کیلئے جائز نہیں البتہ یہ ہوسکتا ہیکہ جب پیشاب کا تقاضا ہوتو پیشاب سے فارغ ہوکر غسل خانے میں دوچار لوٹے بدن پرڈال لیاکریں جتنی دیر میں وضو ہوتا ہے اس سے بھی کم وقت میں بدن پر پانی ڈال کر آجایاکریں الغرض غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جانا جائزنہیں طبعی ضرورت کیلئے جائیں توبدن پر پانی ڈال سکتے ہیں۔اورزائد کپڑے بھی مسجد میں اتار کر جائیںتا کہ غسل خانے میں کپڑے اتارنے کی مقدار بھی ٹھہرنا نہ پڑے (آپکے مسائل اورانکا حل)

اعتکاف کی منت پوری نہ کر سکے تو کیا کرنا ہوگا؟

سوال: میں نے ایک منت مانی تھی کہ اگر میری مراد پوری ہوگئی تو میں اعتکاف میں بیٹھوں گا مگر میں اس طرح نہ کرسکا۔ تو مجھے بتایئے کہ میں اسکے بدلے میں کیا کروں کہ میری یہ منت پوری ہوجائے۔ باقی دو روزے نہ رکھنے کیلئے بتایئے کہ کتنے فقیروں کو کھانا کھلانا ہوگا؟

جواب: ا۔ آپ نے جتنے دن کے اعتکاف کی منت مانی تھی اتنے دن اعتکاف میں بیٹھنا آپ پر واجب ہے اور اعتکاف روزہ کے بغیر نہیں ہوتا اسلئے ساتھ روزے رکھنا بھی واجب ہے۔ جب تک آپ یہ واجب ادا نہیں کریں گے آپ کے ذمہ رہے گا اور اگر اسی طرح بغیر کئے مر گئے تو قدرت کے باوجود واجب روزوں کے ادا نہ کرنے کی سزا بھگتنا ہوگی، اور آپ کے ذمہ روزوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت بھی لازم ہوگی۔ ۲۔ جتنے دن کے روزوں کی منت مانی تھی اتنے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے اس کا فدیہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اگر آپ اتنے بوڑھے ہوگئے ہوں کہ روزہ نہیں رکھا جاسکتا یا ایسے دائمی مریض ہوں کہ شفا کی امید ختم ہوچکی ہے تو آپ ہر روزے کے عوض کسی محتاج کو دو وقتہ کھانا کھلا دیجئے یا صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا نقد روپے دیدیجئے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ۳)

معتکف کا قرآن پاک پڑھانا

سوال: معتکف قرآن مجید ناظرہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ جب کہ بچے پہلے سے بھی پڑھتے ہوں؟

جواب: حامداً ومصلیاً۔ پڑھا سکتا ہے لیکن اگر بچے اتنے چھوٹے ہوں کہ پاکی ناپاکی کو نہ سمجھتے ہوں تو ان کو مسجد میں نہ بٹھایا جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالی اعلم۔ (فتاویٰ محمودیہ جلد سوم)

تمبا کو کھانا

سوال: معتکف تمبا کو پان مسجد میں کھا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حامداً و مصلیاً۔ کھا سکتا ہے جب کہ بد بودار نہ ہو

اعتکاف میں حدث

سوال: اعتکاف میں جاگتے اور سوتے بار بار حدث ہوتا ہوتو بار بار وضو کرنا ہوگا۔ اور ایسی حالت میں تفسیر و فقہی کتب کا دیکھنا کیسا ہے۔

جواب: حامداً و مصلیاً۔ باوضو رہنا مستحب ہے واجب نہیں تفسیر و فقہ کی کتب کا مطالعہ بھی باوضو مستحب ہے۔ (فتاوی محمودیہ جلد سوم)

اعتکاف سے روکنا

سوال: کوئی جاہل معتکف صاحب کو ممانعت کرے اور کہے کہ اس مسجد سے چلے جاؤ۔ یہاں اعتکاف کی ضرورت نہیں تو ایسے نامعقول کیلئے شرعی کیا حکم ہے؟

جواب: حامداً و مصلیاً۔ اس سے وجہ دریافت کر کے اس کا شبہ رفع کر دیا جائے اگر وہ محض عناداً کہتا ہوتو اس کی طرف التفات کی ضرورت نہیں اس کا شرعی حکم آپ نے خود ہی لکھ دیا کہ وہ جاہل نامعقول ہے۔ (فتاوی محمودیہ جلد سوم)

اعتکاف کے متعلق چند امور

سوال: معتکف کو کبھی پردہ سے باہر یعنی مسجد کے جماعت خانہ میں بھی نماز سنت ونفل وتلاوت قرآن یا کسی کتاب کا دیکھنا کیسا ہے اور جماعت خانہ میں کتاب کا سنانا۔ اذان دینا، تکبیر کا کہنا، وعظ کہنا، عمدہ اخبار کا دیکھنا اور دینی مضامین کا ترجمہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: حامداً و مصلیاً ۔ یہ سب درست ہے البتہ اذان بلند مقام پر کہنا مستحب

ہے۔(فتاوی محمود یہ جلد سوم)

سوال:اعتکاف کی حالت میں ہاتھ دھونے کا پانی اور دسترخوان پر ہڈی یا کھجور کی گھٹلی وغیرہ مسجد کے باہر پھینک سکتا ہے اسی طرح بوریا یا بستر وغیرہ دھوپ میں رکھ سکتا ہے؟

جواب: حامداً ومصلیاً۔مسجد ہی سے گٹھلی پانی وغیرہ باہر پھینک سکتا ہے اور مسجد ہی سے بوریا بستر وغیرہ دھوپ میں رکھ سکتا ہے۔(فتاوی محمود یہ جلد سوم)

سوال:باہر کے حضرات ملاقات کیلئے آئیں تو ان سے بات چیت' خیریت اور دوسرے غائب حضرات کے حالات معلوم کرسکتا ہے؟

جواب: حامداً ومصلیاً۔کرسکتا ہے(فتاوی محمود یہ جلد سوم)

سوال: بیت الخلاء جاتے ہوئے کسی کی خیریت پوچھ سکتے ہیں۔اگر کوئی اپنی خیریت معلوم کرے سلام کا اشارہ کرے تو جواب دینا وغیرہ کیسا ہے؟

جواب: حامداً ومصلیاً۔آتے جاتے سلام کرنا جواب دینا خیریت بتانا پوچھنا سب درست ہے۔(فتاوی محمود یہ جلد سوم)

سوال:اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ میں جو پابندی یا حقوق ہیں وہ مستحب اعتکاف میں بھی ہیں یا نہیں؟

جواب: حامداً ومصلیاً۔وہ پابندیاں نفلی اعتکاف میں بھی ہیں مگر ایک تو اس میں روزہ کی قید نہیں اور اعتکاف مسنون رمضان شریف کے اخیر عشرہ میں ہوتا ہے اس میں روزہ بھی ہوتا ہے دوسرے بلاضرورت جب مسجد سے معتکف نکلے گا تو نفلی اعتکاف جس کی کوئی مدت معین نہیں کی تھی وہ ختم ہوجائے گا فاسد نہیں ہوگا۔لیکن اعتکاف مسنون ایسی حالت میں فاسد ہوجاتا ہے۔(فتاویٰ محمود یہ جلد سوم)

عشرۂ اخیر کا اعتکاف

سوال: رمضان شریف کے آخری عشرہ کا اعتکاف مستحب ہے یا سنت مؤکدہ اگر سنت

مؤکدہ ہے تو اس میں روزہ رکھنا شرط ہے یا نہیں اگر شرط ہے تو اب دریافت طلب یہ ہے کہ اگر معتکف نے رات سمجھ کر سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہوچکی ہے تو مسئلہ طلب یہ ہے کہ اس روز کا روزہ نہ ہوگا۔اب جب کہ روزہ نہ ہوا تو کیا اعتکاف بھی فاسد یا ختم ہوجائے گا اس پر اعتکاف کی قضا لازمی ہوگی یا نہیں؟

جواب: حامداً ومصلیاً۔ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔اگر بغیرہ روزہ کے یہ اعتکاف کیا تو یہ اعتکاف مسنون نہیں ہوگا بلکہ نفل بن جائے گا۔البتہ اگر ایک دن روزہ نہ رکھا تو صرف ایک دن کے اعتکاف کی قضا لازم ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ جلد سوم)

نفلی اعتکاف

سوال: رمضان المبارک کے مہینہ کے علاوہ دوسرے ایام میں نفلی اعتکاف کی نیت سے مسجد میں قیام کرنا کیسا ہے؟

جواب: حامداً ومصلیاً۔نفلی اعتکاف بغیر رمضان کے بھی ہوسکتا ہے اور ایسے معتکف کو بھی مسجد میں قیام کرنا درست ہے۔ (فتاوی محمودیہ جلد سوم)

معتکف کا وضو کیلئے گھر جانا

سوال: اگر معتکف کا وضوٹوٹ جائے اور پانی مسجد سے باہر ہواور کوئی شخص بھی موجود نہ ہوتو کیا کرے؟۔

جواب: حامداً ومصلیاً۔گھر جا کر وضو کرے اور فوراً واپس آجائے لیکن یہ حکم واجب وضو کا ہے مستحب وضو کیلئے نکلنے کی ضرورت نہیں۔ (فتاوی محمودیہ جلد سوم)

اعتکاف کیلئے شرائط جمعہ

سوال: جس گاؤں میں جمعہ کے شرائط نہیں وہاں اعتکاف اخیر عشرہ میں علی الکفایہ مؤکدہ ہے یا نہیں اگر مؤکدہ ہے تو جمعہ کیلئے جس قصبہ میں جمعہ ہوتا ہے معتکف وہاں جا کر

نماز جمعہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں اعتکاف فاسد تو نہ ہوگا۔

جواب: حامداً ومصلیاً۔اعتکاف کیلئے جمعہ کی شرائط کا پایا جانا ضروری نہیں بلکہ وہ ہر جگہ شہر ہو یا گاؤں مسنون علی الکفایہ ہے البتہ مسجد ایسی ہو جس میں جماعت ہوتی ہو گاؤں والوں پر نہ جمعہ فرض ہے نہ سنت موکدہ ہے لہذا اس کو جمعہ کیلئے شہر میں آنا جائز نہیں اگر آویگا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا (فتاویٰ محمودیہ جلد سوم)

کسی بڑے قصبہ کی مسجد میں اعتکاف کرنے سے چھوٹی بستی کی ذمہ داری ختم نہ ہوگی

سوال: بڑے قصبہ کی مسجد میں اعتکاف کرنے سے چھوٹی بستی جو اس قصبہ کے متصل ہو وہاں کے لوگوں کے ذمہ سے یہ سنت کفایہ ادا ہو جاوے گی یا نہ؟

جواب: بڑے قصبہ کی مسجد میں اعتکاف کرنے سے چھوٹی بستی کے لوگوں کے ذمہ سے یہ سنت کفایہ ادا نہ ہوگی۔ (فتاوی دارالعلوم، جلد ششم)

معتکف مسجد میں مریض کو دیکھ کر نسخہ لکھ سکتا ہے یا نہیں

سوال: معتکف مسجد میں مریض کو دیکھ کر یا حال سن کر نسخہ لکھ سکتا ہے یا نہیں۔اسی طرح اگر معتکف ضرورت طبعی سے باہر جائے تو باہر کسی مریض کے پوچھنے پر دوا بتا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: معتکف مریض کو مسجد میں دیکھ کر اور حال سن کر نسخہ لکھ سکتا ہے اور علاج کر سکتا ہے اور معتکف اگر بہ ضرورت طبعی مسجد کے باہر سے ہے اور کوئی مریض حال کہے اور دوا پوچھے تو بتلانا جائز ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم، جلد ششم)

نفل اعتکاف قطع کرنے سے قضا واجب ہے یا نہیں

سوال: نفل اعتکاف سے اگر بہ ضرورت شدیدہ ایک دن پہلے باہر آئے تو قضاء اس کی واجب ہوگی یا نہیں اور اگر یوم دلیلہ سے زائد ٹھیر کر باہر آیا لیکن ختم ماہ صیام سے قبل تو بھی یوم ولیلہ قضاء کے واسطے کافی ہوگا یا نہ یا زائد کی ضرورت ہوگی۔

جواب: اعتکاف نفل کو قضاء کر دینے سے قضا لازم نہیں آتی خواہ ایک دن رات سے قبل قطع کیا ہو یا بعد ایک دن رات کے جس قدر ادا ہوگیا وہ ہوگیا' کیونکہ بر بناء روایت اصل ادنی مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہے اور اس کیلئے صوم بھی شرط نہیں ہے بخلاف اعتکاف واجب کے کہ اس کے قطع کر دینے سے قضا لازم آتی ہے اور صوم اس کیلئے شرط ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم' جلد ششم)

معتکف جب مسجد سے باہر جائے گا تو اس کا اعتکاف باقی رہے گا

سوال: معتکف اگر مسجد کسی ملازمت کی ضرورت سے جاوے تو اعتکاف باقی رہے گا یا نہ؟

جواب: اس صورت میں اعتکاف باقی نہ رہے گا ٹوٹ جاوے گا۔ (فتاویٰ دارالعلوم' جلد ششم)

بحالت اعتکاف مجبوری کی وجہ سے حقہ پینا کیسا ہے

سوال: بوجہ نفخ اور کثرت ریاح اگر کوئی شخص حقہ کا عادی ہو اور فرض کر لیا جاوے کہ اس کا بدل سریع الاثر دستیاب نہ ہو تو ایسا شخص بحالت اعتکاف مسجد سے باہر نکل کر حقہ پی سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: معتکف کا کھانا پینا سب مسجد میں ہوتا ہے لہذا باہر نکلنا بغرض حقہ نوشی جائز نہ ہوگا۔ باقی یہ کہ حقہ نوشی مسجد میں مکروہ ہے تو اس وجہ سے اس کو ترک اعتکاف کرنا چاہیے کیونکہ سنت کی ادا کی وجہ سے ارتکاب مکروہ درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم' جلد ششم)

بیسویں کی رات کا ایک حصہ گذرنے کے بعد اعتکاف شروع کیا تو کیا حکم ہے

سوال: اگر معتکف' اعتکاف میں بیسویں کی رات کا کچھ حصہ گذر جانے کے بعد داخل ہو تو کیا عشرہ اخیرہ کی سنت ادا نہ ہوگی؟

جواب: اس صورت میں عشرہ اخیرہ کا پورا اعتکاف نہ ہوا' اور وہ سنت پوری ادا نہ ہوئی۔ (فتاویٰ دارالعلوم' جلد ششم)

عشرہ اخیرہ رمضان کا اعتکاف واجب ہے یا نفل

سوال: عشرہ اخیرہ رمضان المبارک کا اعتکاف نفل ہے یا واجب؟

جواب: عشرہ اخیرہ رمضان المبارک کا اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔ یہ قسم واجب اور نفل دونوں سے جداگانہ ہے اور ممتاز ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم' جلد ششم)

معتکف کیلئے مسجد کا فصیل صحن میں داخل ہے یا نہیں

سوال: اعتکاف کرنے والے کیلئے مسجد کی فصیل مسجد کے صحن میں داخل ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں بانی مسجد کی نیت کا اعتبار ہے اگر اس نے اس فصیل کو داخل مسجد سمجھا تو داخل ہے ورنہ خارج' اور اکثر ایسا سمجھا جاتا ہے کہ جو فصیل فرش مسجد سے ملی ہوئی ہے وہ داخل مسجد ہوتی ہے اور دوسری طرف کی فصیل خارج ہوتی ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم' جلد ششم)

اکیسویں شب میں اعتکاف میں بیٹھے تو کیا حکم ہے

سوال: جو شخص اکیسویں شب کو سحری کھا کر صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو اس کا اعتکاف صحیح ہوگا یا نہیں۔ احاطہ مسجد کی زمین مسجد میں داخل ہے یا

نہیں اور معتکف کو مسجد سے نکل کر صحن یا احاطہ میں بیٹھنا بلاضرورت جائز ہے یا نہ؟

جواب: سنت یہ ہے کہ بیسویں تاریخ کو غروب سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے لیکن اگر اس کے بعد کسی وقت بھی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو جائے تب بھی صحیح ہے لیکن عشرہ کامل کی فضیلت اس صورت میں حاصل نہ ہوگی نبی کریم ﷺ نے عشرۂ کامل کا اعتکاف کیا ہے جو کہ بیسویں تاریخ کی شام ہی سے پورا ہو سکتا ہے۔ غرض کی صورت مسؤلہ میں یہ اعتکاف صحیح ہو گیا۔

مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی سہ دری اور فرش پر ہی ہوتا ہے اور یہی شرعاً مسجد ہوتی ہے، معتکف کیلئے جائز نہیں کہ اس سے تجاوز کرے۔ اگر ایسا کیا گیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا اور معتکف کیلئے مناسب نہیں کہ بدکلامی اور جھگڑا کرے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ معتکف کیلئے اچھی باتوں کے سواء کلام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ اول تو مسجد میں بغیر اعتکاف بھی ایسے کلام کی اجازت نہیں۔ پھر خصوصا اعتکاف کے بعد تو اور بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن مجید وغیرہ میں مشغول رہے کہ اعتکاف کی غرض اصل انابت الی اللہ ہی ہے (فتاویٰ دارالعلوم، جلد ششم)

اعتکاف کی حالت میں دوسری مسجد میں قرآن سنانے جانا درست ہے یا نہیں

سوال: زید ہمیشہ اخیر عشرہ رمضان المبارک میں معتکف ہوتا ہے۔ امسال تازہ حالت یہ پیش آئی کہ زید کو نواب صاحب کے مکان پر قرآن شریف تراویح میں سنانے کیلئے جانا پڑتا ہے، یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اعتکاف کے وقت یہ نیت کرے کہ میں تراویح میں قرآن شریف سنانے جایا کروں گا تو یہ جائز ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم، جلد ششم)